اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

۲۵ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۷۲ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۱/۷ | ۱۰ تبلیغ ۱۳۳۲ھ ش | ۱۰ فروری سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۳۵

اخبار احمدیہ

—ربوہ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں :۔

۶ فروری - بخار اور انفلوئنزا کی شکایت ہے۔

۷ فروری - بخار کھانسی اور نزلہ کی تکلیف ہے احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

—لاہور ۹ فروری - محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحت بدستور پہلے جیسی ہے۔ کمزوری بے حد ہے احباب محترمہ بیگم صاحبہ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرتؐ کی بعثت کے وقت عرب کی حالت

”عقل سلیم ایک سچی کتاب اور ایک سچے اور منجانب اللہ رسول کے ماننے کے لئے اس بات کو نہایت بزرگ دلیل ٹھہراتی ہے کہ اس کا ظہور ایک ایسے وقت میں ہو جبکہ زمانہ تاریکی میں پڑا ہو اور لوگوں نے توحید کی جگہ شرک اور پاکیزگی کی جگہ فسق اور انصاف کی جگہ ظلم اور علم کی جگہ جہل اختیار کر لیا ہو اور ایک مصلح کی اشد حاجت ہو۔ اور پھر ایسے وقت میں وہ رسول دنیا سے رخصت ہو جبکہ وہ اصلاح کا کام عمدہ طور پر کر چکا ہو۔“

(نور القرآن صفحہ ۲۰)

مصری فوجی وفد کے پاکستان جانے سے دونوں ملکوں کی پائیدار دوستی میں مزید اضافہ ہو جائیگا

وزیر اعظم پاکستان کے نام جنرل نجیب کا ذاتی پیغام - فوجی وفد سولہ روز کے دورہ پر کراچی پہنچ گیا

کراچی ۹ فروری - مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے وزیر اعظم پاکستان کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ مصر کے فوجی وفد کے پاکستان جانے سے دونوں ملکوں کی حکومتوں اور عوام کے درمیان روایتی اور پائیدار دوستی کو مزید تقویت پہنچے گی۔ فوجی وفد نے کراچی پہنچنے کے تھوڑی دیر کے بعد وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی اور انہیں وزیر اعظم مصر جنرل محمد نجیب کا سربمہر خط دیا۔ جنرل نجیب نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ مصر پاکستان کو اپنا دوست سمجھتا ہے اور اسے بڑی قدر و منزلت سے دیکھتا ہے اسے یقین ہے کہ پاکستان کا قیام روحانی اور مادی لحاظ سے ایک نئے دور کا پیش خیمہ ہے۔ پاکستان کے نام نے نہ صرف مصر کی حکومت بلکہ مصری قوم میں بھی ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ جنرل نجیب نے اپنے پیغام میں امید ظاہر کی ہے کہ مصری وفد ہمارے ملک کے عوام اور فوج کے سچے جذبات پاکستان کے سامنے پیش کر سکے گا۔

جنرل نجیب نے وزیر اعظم پاکستان کو دو تحفے بھی بھیجے ہیں۔ ایک تو کلام پاک کا ایک نسخہ ہے اور دوسرا جنرل موصوف کا ایک فوٹو ہے جس پر انہوں نے اپنے دستخط کئے ہیں۔

بارہ ارکان کا مصری فوجی وفد آج ساڑھے بارہ بجے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچا۔ جونہی وفد خاص ہوائی جہاز سے باہر نکلا تو اسے سترہ توپوں کی سلامی دی گئی۔ وفد کا سب سے پہلے حکومت پاکستان کے افسر مہمانداری نے خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد انہیں وزارت دفاع کے سیکرٹری کرنل سکندر مرزا۔ ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف ایئر وائس مارشل کینن اور پاکستانی افواج کے دوسرے افسران کا تعارف کرایا گیا۔ کراچی میں مصر کے ناظم الامور بھی ہوائی اڈہ پر موجود تھے وفد کے لیڈر جنرل محمد ابراہیم نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ مجھے مسرت ہے کہ میں پاکستان آنے والے پہلے مصری وفد کا لیڈر ہوں ... انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کو غیر ملک نہیں سمجھتے بلکہ یہاں آ کر یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم اپنے ہی ملک میں ہیں۔

پشاور میں کپڑا بننے کے کارخانہ کا قیام

پشاور ۹ فروری - صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے آج پشاور میں کپڑے کے ایک کارخانہ کا افتتاح کیا۔ یہ نجی کارخانہ ہے جو امداد باہمی کے اصولوں پر قائم کیا گیا ہے۔ کارخانہ کا افتتاح کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ حکومت اگلے سال کپڑا بنانے کے ایک بہت بڑے کارخانہ کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے ملک کے دولتمند طبقے سے اپیل کی کہ وہ اپنا فاضل روپیہ صنعتی کاموں میں لگائیں۔

آپ پاکستان کے دشمنوں کے آلہ کار نہ بنیں

سلہٹ میں مسٹر نور الامین کی تقریر

ڈھاکہ ۹ فروری - مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین نے سلہٹ میں تقریر کرتے ہوئے حکومت پر نکتہ چینی کرنے والوں سے کہا کہ وہ بجائے تنقید اور نکتہ چینی کرنے کے تعمیری کام کریں۔ آپ نے کہا کہ بغیر تعمیری کام کے نکتہ چینی بالکل فضول ہے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور اس طرح پاکستان کے اتحاد کے قیام میں مدد دیں۔ آپ نے طلباء سے کہا کہ وہ پڑھنے میں جی لگائیں اپنا کردار سچے مسلمانوں کا سا بنائیں اور پاکستان کے دشمنوں کے آلہ کار نہ بنیں۔

— واشنگٹن ۹ فروری - امریکہ کے ساتویں بحری بیڑے کے لئے چار جنگی جہاز تیار کئے گئے ہیں۔ یہ جہاز دیوقامت ... بموں کے استعمال کے کام میں لائے جائیں گے۔

بے دخل شدہ مزارعین کی بحالی کی سکیم

لاہور ۹ فروری - حکومت پنجاب نے متروکہ زمین سے بے دخل کئے ہوئے مقامی یا مہاجر مزارعین کو دینے کے بارے میں ایک سکیم منظور کی ہے جو بحالیاتی بندوبست سکیم کے مطابق مطالبہ کرنے والوں کی ضروریات پوری کرنے اور بعض مخصوص اضلاع میں جموں و کشمیر کے مہاجرین کو آباد کرنے کے بعد بچے گی اس سکیم کے مطابق زمین عارضی طور پر ایک نہری یا ۱۲ ایکڑ غیر نہری کے حساب سے الاٹ کی جائے گی اور زمین لینے والوں سے کرایہ الاٹ کئے گئے رقبے سے پیشگی وصول کیا جائے گا۔

قربان علی خاں بدھ کو کوئٹہ روانہ ہوں گے

لاہور ۹ فروری - بلوچستان میں گورنر جنرل کے نامزد ریجنٹ خان قربان علی خاں بدھ کے دن بذریعہ پاکستان ایکسپریس لاہور سے کوئٹہ روانہ ہو جائیں گے وہ کل اپنا چارج میاں انور علی ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی آئی ڈی کو دیدیں گے۔

سوڈانی کپاس کیلئے نئی منڈیوں کی تلاش

خرطوم ۹ فروری - سوڈان میں کپاس کا نگران بورڈ اپنی روئی کیلئے نئی منڈیاں تلاش کر رہا ہے۔ بیرونی ممالک میں روئی کیلئے اشتہار بھی دیئے جا رہے ہیں اور نئی منڈیوں کی تلاش میں وہ اپنے وفد ہندوستان اور دیگر ممالک میں بھیج رہا ہے۔

قبائلی علاقہ میں تعلیمی ترقی کے لئے حکومت کی مساعی

پشاور ۹ فروری - معلوم ہوا ہے کہ پاکستان بننے کے بعد قبائلی علاقوں نے تعلیمی میدان میں زبردست ترقی کی ہے۔ حکومت پاکستان نے ہائی سکولوں کے طلباء کے لئے ۴۴ - اور استادوں کی تربیت کے لئے ۳۱ وظیفے منظور کئے ہیں۔ حکومت اس مالی سال کے آخر تک قبائلی علاقہ کی تعلیمی ترقی کیلئے سوا دو لاکھ روپے خرچ کرے گی۔ مندرجہ بالا وظائف کے علاوہ حکومت نے ۷۵ اور ۱۰۰ روپے ماہوار کے دو وظیفے بھی دیئے ہیں۔ ان میں سے پانچ وظیفے سائنس کی اعلیٰ تعلیم کے لئے پانچ پیشوں کی اعلیٰ تعلیم کیلئے اور پانچ اعلیٰ فنی تعلیم کے لئے دیئے گئے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ - ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی-اے-ایل ایل بی

بہتر (۷۲) فرقے موجود ہیں یا نہیں؟

مولوی اختر علی خان اور مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے — متضاد بیانات —

ذیل میں ہم جماعت احمدیہ کے مخالف علما کے دو اقتباس پیش کرتے ہیں:۔

ایڈیٹر "زمیندار" مولوی اختر علی خان کا اعلان

"آج مرزائے قادیان کی مخالفت میں امت کے ۷۲ فرقے متحد و متفق ہیں۔ حنفی، اور وہابی۔ دیوبندی، بریلوی۔ شیعہ، سنی۔ اہلحدیث، سب کے علماء، تمام پیر اور تمام صوفی اس مطالبہ پر متفق و متحد ہیں۔ کہ مرزائی کافر ہیں" ؛

(زمیندار ۵ نومبر ۱۹۵۲ء)

ایڈیٹر "ترجمان القرآن" مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کا اعلان

"یہ بہتر فرقے تو وہ صرف علم کلام کی کتابوں کے صفحات میں پائے جاتے ہیں۔ عملاً پاکستان میں تو اس وقت تین ہی فرقے موجود ہیں۔ ایک حنفی۔ دوسرے اہلحدیث تیسرے شیعہ"۔

(ترجمان القرآن جنوری ۱۹۵۳ء)

اب سوال صرف یہ ہے کہ اگر ۷۲ فرقے عملاً موجود ہی نہیں۔ تو وہ جماعت احمدیہ کے خلاف ان کے کافر ٹھہرائے جانے کا مطالبہ کرنے کے لئے متحد و متفق کس طرح سے ہو گئے؟ منطقی قاعدہ کے مطابق قضیہ موجبہ وجود موضوع کا متقضی ہے۔ اور اگر فی الواقع بہتر فرقے موجود ہیں۔ اور واقعی احمدیوں کو کافر ٹھہرانے کے مطالبہ میں متحد اور متفق ہیں۔ تو اس سے حدیث نبوی کے مطابق جماعت احمدیہ کا فرقہ ناجیہ ہونا تو ثابت ہو جائے گا۔ مگر یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ جناب مودودی صاحب کو بہتر فرقوں کا انکار کر کے غلط بیانی کی کیا ضرورت تھی؟

قارئین کرام! ہر دو اقتباس آپ کے سامنے ہیں۔ اور آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ بہر حال ان دو مولوی صاحبان میں سے ایک نے کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ ایک کہ رہا ہے۔ کہ آج بہتر فرقے موجود ہیں۔ اور احمدیوں کو کافر ٹھہرانے کا مطالبہ حکومت پاکستان سے کر رہے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے۔ کہ آج بہتر موجود ہی نہیں۔ یہ تو زمانہ قدیم کی علم کلام کی کتابوں کے صفحات میں ہوتے تھے۔ آج تو صرف تین فرقے ہیں فرمائیے آپ کس کو غلط بیانی کا مرتکب ٹھہراتے ہیں؟

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

ہر احمدی سے وعدہ لے کر بھجوایا جائے

"اب صرف ان لوگوں سے وعدے لے کر نہیں بھجوانے جو پہلے سے وعدے کرتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو جوان ہو یا بوڑھا ہو۔ مرد ہو یا عورت۔ امیر ہو یا غریب۔ اور پھر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو۔ اس کی حیثیت کے مطابق وعدے لے کر بھجوائیں" ؛

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

جلسہ

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں میلہ اسپیاں کے موقعہ پر مورخہ ۲۵-۲۶ فروری بروز بدھ جمعرات ایک عظیم الشان تبلیغی و تربیتی جلسہ اپنی ہی تیار شدہ جلسہ گاہ ملحقہ جامع مسجد احمدیہ متصل بستی منڈی بلاک ۳۱ میں منعقد کر رہا ہے۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازیخاں سے استدعا ہے کہ وہ اس جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔

قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں ہوگا؛

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۳ء

مورخہ ۳-۴-۵ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی چونتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۳ تا ۵ شہادت ۱۳۳۲ھ مطابق ۳ تا ۵ اپریل ۱۹۵۳ء جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں؛ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

عہدیداران خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تقرر

مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل خدام کو عہدہ داران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نامزد فرمایا ہے۔ یہ تقرر ۴ فروری ۵۳ء سے ۳ فروری ۱۹۵۴ء تک کے لئے ہے۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

عہدہ	نام	عہدہ	نام
(۱) معتمد	ملک محمد رفیق صاحب	(۸) مہتمم تجنید	سید جواد علی صاحب
(۲) مہتمم تعلیم	مولوی محمد شفیع صاحب اشرف	(۹) " تبلیغ	چوہدری شبیر احمد صاحب
(۳) مہتمم خدمت خلق	سید داؤد احمد صاحب	(۱۰) " ایثار و استقلال	مولوی مولود احمد صاحب
(۴) " تربیت و اصلاح	مولوی غلام باری صاحب سیف	(۱۱) " تنفیذ	حسن محمد خان صاحب عارف
(۵) مہتمم وقار عمل	چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر	(۱۲) " اطفال	مولوی نور الحق صاحب انور
(۶) " مال	قریشی عبد الرشید صاحب	(۱۳) " تحریک جدید	مولوی محمد احمد صاحب ثاقب
(۷) مہتمم ذہانت و صحت جسمانی	ملک محمد رفیق صاحب	(۱۴) محاسب	چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر

ولادت

میری ہمشیرہ حمیدہ اختر صاحبہ بی۔ اے اہلیہ ملک عبد الرحمٰن صاحب سلیم بی۔ اے، ایل۔ ایل بی سپرنٹنڈنٹ سول ایوی ایشن Civil Aviation کراچی کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ عزیز نو مولود کی عمر درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز برادرم سلیم صاحب محکمہ کی طرف سے اعلےٰ ٹریننگ کے لئے عنقریب انگلستان روانہ ہونے والے ہیں۔ ان کی خیر و عافیت سے واپسی اور عہدہ میں ترقی کے لئے بھی درخواست دعا ہے

عاجزہ۔ اہلیہ ملک محمد اکبر علی خان صاحب واقف زندگی منیجر مکتبہ تحریک انارکلی لاہور

— بقیہ صفحہ ۳ —

علمبردار ہے، جس طرح اشتراکی روس۔

بہر حال خواہ پادری صاحب کے اس پیغام سے کچھ بھی غرض ہو ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ خواہ امریکہ کسی مجبوری کی وجہ سے ہی اس وقت اسلام کو دعوت دے رہا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اسکو اسلام کے لئے قبول کریں۔ اگر وہ دیوانہ بکار خویش ہشیار ہیں۔ تو ہمیں بھی دیوانہ بکار خویش ہشیار ہونا چاہیئے۔ اور اس کے پیغام کو جو دراصل قرآن کریم کا چودہ سو سالہ پیغام ہے۔ اپنے رنگ میں قبول کر کے آگے قدم بڑھانا چاہیئے؛

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۵۳ء

عیسائیت کی طرف سے مسلمانوں کو پیغام خیر سگالی

مسجد واشنگٹن کے متعلق فریڈرک براؤن ہیرس (چیپلین۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ سینیٹ) کا ایک نہائت دلچسپ مقالہ بعنوان "کروی کشمکش میں تاریکی اور روشنی کے درمیان امید کا نشان" انگریزی معاصر سول ملٹری گزٹ اشاعت ۸ فروری ۱۹۵۳ء میں شائع ہوا ہے

اس مقالہ کا اصل مقصد امریکن عیسائیت کی طرف سے اسلامی دنیا کو خیر سگالی کا پیغام پہونچانا ہے۔ مقالہ نگار نے نہائت چابکدستی اور ماہرانہ نقش کاری سے مسجد واشنگٹن کے تقدس انگیز تاثر کا نقشہ الفاظ میں کھینچا ہے۔ اور آخر میں لکھا ہے کہ

"کلیساؤں کے یہ کلس اور مسجد کے منارے ایک زیادہ خوش آیندہ دنیا کی امید گاہ ہیں۔ ان کی آوازیں متحد ہو کر یہ صلائے عام دے رہی ہیں۔ کہ خدا ایک ہے اور اس کی ذات ریاست سے بالا ہے۔ اسلام کی مساجد اور عیسائیت کے کلیسا دونوں ہی بطور مشترکہ دین کے اس صداقت کے مقر ہیں۔ جس کو (حضرت) محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) اور (حضرت) مسیح ابن مریم (علیہ السلام) نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

یہ پیغام ہے جو مسجد کا مینارہ کلیساؤں کے کلسوں کے درمیان سنا رہا ہے۔"

آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے اپنے اعجازی الفاظ میں اہل کتاب کو یہ پیغام دیا تھا۔

قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ

یعنی اے مخاطب کہو کہ اے اہل کتاب آؤ ہم ایک بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے جمع ہو جائیں۔ اور وہ یہ ہے کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں اور ہمارے بعض لوگ بعض کو سوائے اللہ تعالےٰ کے رب نہ بنائیں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے نیز اس آیہ کریمہ کے سیاق و سباق سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ خطاب خاص طور پر عیسائیوں کی طرف تھا۔ اس آیۂ کریمہ سے پہلے نجران کے عیسائیوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مباہلہ کا چیلنج ہے۔ جسے انہوں نے قبول نہ کیا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دعوتی مکتوب والی روم۔ والی مصر اور والی حبشہ اور دیگر عیسائی حکمرانوں کی طرف بھیجے۔ ان میں یہی آیہ کریمہ درج کی گئی ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گو یہ پیغام عام طور پر تمام اہل کتاب کی طرف تھا۔ جس میں یہودی بھی شامل ہیں مگر زیادہ تر اور عملاً یہ عیسائی دنیا کی طرف تھا۔ کیونکہ اس وقت معلومہ دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ پر عیسائیوں ہی کی عملداری تھی یہودیوں کو یہ پوزیشن حاصل نہ تھی۔ ان کا قومی شیرازہ پہلے ہی تتر بتر ہو چکا تھا۔ اور قومی نظم و ضبط کی باگ ان کے ہاتھ سے پہلے ہی نکل چکی تھی۔ اس لئے عملاً اس آیہ کریمہ کے مخاطب عیسائی ہی ٹھہرتے ہیں۔

افسوس ہے کہ سوائے حبشہ کے عملاً اس پیغام خیر سگالی کا جواب کسی عیسائی حکمران نے نہ دیا۔ اور اللہ تعالےٰ اس پیشگوئی کے مطابق جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات میں شامل تھی۔ ہر ایک سے اس کی روش کے مطابق سلوک کیا۔ لیکن یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ عیسائی حکمرانوں نے سوا ایک آدھ کے اس پیغام کو غرور نفس سے ٹھکرایا نہیں۔ والی روم اور والی مصر نے اگرچہ والی حبشہ کی طرح عملاً اس کا خیر مقدم نہیں کیا۔ لیکن انہوں نے دل سے اس کو بُرا بھی نہیں منایا بلکہ نہائت عزت کے ساتھ اس سے سلوک کیا۔ اور اگر والی حبشہ کی طرح ان میں بھی عیسائی بطریقوں پر غالب آنے کی طاقت ہوتی۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ ان کو بھی اس قدر عذاب سے بھی محفوظ کر لیتا۔ جس میں بعد میں وہ گرفتار ہوئے۔ اسی طرح جس طرح حبشہ آج تک محفوظ رہا ہے۔ حالانکہ اگر اللہ تعالےٰ کی مرضی ہوتی۔ تو حبشہ جو عرب سے دوسرے ملکوں سے قریب تر تھا۔ سب سے پہلے نہائت آسانی سے اسلامی عملداری میں داخل کر لیا جاتا۔ کیا یہ اسلامی کردار کا عظیم الشان اعجاز نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں نے ساری دنیا کو زیر نگین کیا۔ اور ان خاندانوں کے نام و نشان بھی مٹ گئے۔ جو معلومہ دنیا کے مختلف حصوں پر اس وقت حکمران تھے۔ مگر حبشہ میں آج تک وہی عیسائی خاندان حکمران چلا آتا ہے۔

خیر۔ یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات جو ہم یہاں کہنا چاہتے ہیں یہ ہے کہ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ وہی پیغام جو آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے عیسائی دنیا کو دیا تھا۔ آج عیسائی دنیا کے ایک مقتدر ملک کا ایک عظیم پادری قریباً انہی الفاظ میں اسلامی دنیا کو دے رہا ہے۔

کیوں؟

اس لئے کہ۔ ذرا اسی پادری صاحب کی زبان سے سنیئے۔ فرماتے ہیں۔

"اسلام کے کروڑوں فرزند جو توحید کا جھنڈا بلند کر رہے ہیں۔ منکر خدا اشتراکیت کی مادیاتی بنیاد کا انکار کرنے پر مکلف ہیں۔ اس بے خدا سلسلہ کی روح پرور ان ارضی بتوں کے آگے سر بسجدہ ہوتا ہے۔ جو اسی قدر مکروہ ہیں جس قدر وہ بت تھے۔ جن کے خلاف (حضرت) محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نے اپنے زمانہ میں صدائے احتجاج بلند کی تھی۔

آنحضرت صلعم کے پیرو اپنے مسلمہ اعتقادات کی وجہ سے اس چیز کے خلاف ہیں جو ان کے عمیق ترین ایمان کے تقاضوں کی تردید کرتی ہے۔ آج بے خدا رہزنی کا سیاہ جھنڈا جو تمام دنیا پر جارحانہ حملہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ان وسیع انسانی جنگلوں پر لہرا رہا ہے۔ جن کے پاگل آقاؤں کے قبضہ میں شیطنی فوجی دستوں کے ذخیرے ہیں۔ اور جو اس خداوند قدوس کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ جس کی مسلمان اور عیسائی دونوں عبادت اور ستائش کرتے ہیں۔

دنیا کے موجودہ حالات میں ہلال و صلیب اس حقیقت پر زور دیتے ہیں جیسا کہ لنکن نے کہا کہ پوری زندگی اللہ تعالےٰ کی رضا کے ماتحت ہونی چاہیئے ساتھ ہیں۔ ان دونوں مذاہب کو ان اختلافی چیزوں کو نظر انداز کر کے خطرناک الحادی سیلاب کے مقابلہ میں متحدہ محاذ بنانا چاہیئے"۔

اسلامی دنیا کو اگرچہ لاٹ پادری صاحب کی اس دعوت خیر سگالی میں واضح سقم ہیں۔ اور اس سے خود غرضی کی بو آتی ہے۔ لیکن اگر ہم قرآن کریم کے مندرجہ بالا پیغام کو مدنظر رکھ کر اس کا خیر مقدم کریں تو اس سے بہت ممکن ہے۔ کہ ہمارے علمائے اسلام عیسائی دنیا کو جو در اصل عیسائیت سے اکتا چکی ہوئی ہے اسلام کی طرف راغب کر سکیں

مگر

اس پیغام خیر سگالی میں یہ بھی ایک سقم ہے کہ خود ان پادری صاحب کا اشاعت اسلام کے متعلق تصور صحیح نہیں ہے۔ اگرچہ اس میں ان کا زیادہ قصور نہیں ہے۔ جتنا کہ خود ہمارا۔ لاٹ پادری صاحب نے اس مقالہ میں یہ بھی اشارہ کیا ہے۔ کہ گویا اسلام کی اشاعت شروع میں اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ اس کے ذرائع اشاعت کچھ مشتبہ ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"یہاں ہم کو ان طریقوں سے واسطہ نہیں ہے۔ جن سے وہ صداقتیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیں شروع میں پھیلائی گئیں۔ بلکہ ہمارا مطلب اس وقت صرف ان اخلاقی اصولوں سے ہے۔ جن کی یہ مسجد نشان ہے"۔

ہمیں امید ہے کہ ہمارے علمائے کرام ان الفاظ کا مطلب سمجھ جائیں گے۔ پادری صاحب اپنے اس پیغام خیر سگالی کو اپنے لوگوں کی نظر میں پسندیدہ بنانے کے لئے فرما رہے ہیں۔ کہ واقعی مسلمانوں کے کم از کم شروع میں اشاعت کے طریقے نعوذ باللہ جابرانہ تھے۔ مگر ہمیں ان کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ صرف ان شاندار اخلاقی اصولوں کو دیکھنا چاہیئے جو اس طرح پھیلائے گئے۔ ان کا اشارہ صریحاً عیسائی پادریوں کے اس الزام کی طرف ہے۔ جو وہ اور بعض دوسرے غیر مسلم اسلام پر لگاتے ہیں کہ وہ جبر سے پھیلایا گیا ہے۔

اسلام پر یہ الزام سراسر غلط ہے مگر افسوس یہ ہے کہ ہمارے سیاسی اور درباری علماء نے ابھی تک اس الزام کو اسلام سے ہٹانے کی نہیں بلکہ اسکو پختہ کرنے کی ہی کوشش کی ہے۔ آج بھی مودودی صاحب ایسے علمائے اسلام زور شور سے تلقین فرما رہے ہیں۔ کہ اسلام کی تخم کاری کے لئے پہلے ضروری ہے۔ کہ تلوار سے قلبہ رانی کی جائے۔ اور کہ تلوار کے زور سے حق کی اشاعت کرنا بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ سچ ہے

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

کاش ہمارے علمائے کرام اب بھی سمجھ جائیں اور وہ بجائے تلوار کے جو ان کے پاس اب ویسے بھی نہیں ہے۔ قرآن کریم کی صداقتیں لے کر مشرق و مغرب میں گھس جائیں۔ اور اس الحاد و شرک اور مادہ پرستی کا قلع قمع کریں۔ جو خود ان لاٹ پادری صاحب کے ملک امریکہ میں بھی اسی طرح پھیلتا جا رہا ہے جس طرح کہ اشتراکی ممالک میں جس کا سرمایہ دار امریکہ بھی اسی طرح

(باقی دیکھیں صدا پر)

علماء کا فتویٰ کفر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل)

جماعت احمدیہ مسلمانوں کی ایک زندہ اور فعال جماعت ہے۔ جو اپنی دینی خدمات اور تبلیغ اسلام کے باعث ساری دنیا میں شہرت رکھتی ہے۔ اس کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے اور کافر قرار دینے کا معاملہ علماء و فقہاء کی طرف سے زور پکڑ رہا ہے۔ در آنحالیکہ ہر سمجھدار انسان اس امر کو بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ دراصل پیشہ ور مولویوں کا ایک ناکام حربہ ہے۔ تاکہ وہ عوام میں اپنی مقبولیت قائم رکھ سکیں۔ اور اُن کی دنیوی اغراض و مقاصد کو نقصان نہ پہنچے۔

محترم بھائیو! یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ ہر زمانہ میں مامورین من اللہ کے مخالفین اور اول المکفرین یہی علماء و فقہاء ہوتے ہیں۔ جنکو اپنے دنیوی علوم پر ناز ہوتا ہے۔ اور جن کے حصہ میں بجز تکذیب و تکفیر کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:۔

"فلما جاءتهم رسلهم بالبينٰت فرحوا بما عندهم من العلم وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون"

ترجمہ:۔ جب بھی اُن کے پاس اُن کے رسول کھلے دلائل اور روشن نشانات لے کر آئے۔ تو یہ لوگ اپنی لیاقت پر نازاں ہوئے اور تکذیب و استہزاء کیا، اور جس بات کی وہ ہنسی اُڑاتے تھے سو اُن پر ہی اُلٹ پڑی۔ یعنی ان کی تکذیب و تکفیر اور استہزاء کی ان کو سزا ملی۔ پس یہ آیت ثابت کرتی ہے۔ کہ علماء ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فرستادوں کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے اور اُن کا علم اُن کے لئے حجاب اکبر بن گیا

اب یہ چودھویں صدی ہے۔ اس میں بھی ایک مامور من اللہ مہدی اور مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فرمائی گئی تھی۔ لہذا سنت انبیاء کے مطابق ضروری تھا۔ کہ اس مہدی اور مسیح کے آنے پر بھی اس صدی کے علماء و فقہاء اس کی مخالفت و تکذیب کرتے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اُس مہدی و مسیح کی آمد کی پیشگوئی فرمائی وہاں اُس زمانہ کے نام نہاد علماء کے بارے ہیں یہ سرٹیفکیٹ بھی عطا فرمایا۔ علماءهم شر من تحت اديم السماء من عندهم تخرج الفتنة وفيهم تعود (مشکوٰۃ) کہ اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہونگے۔ اُن میں سے فتنہ نکلے گا۔ اور ان میں ہی میں لوٹے گا۔ یعنی ان علماء سوء کا کام فتنے پیدا کرنا ہو گا۔

ان علماء و فقہا کی تکذیب و تکفیر کے بارہ میں سلف الصالحین کے ارشادات بھی ملاحظہ فرمایئے

(۱) نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال اپنی کتاب حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مہدی علیہ السلام جب سنت کو رائج کریں گے۔ اور بدعت کا ازالہ کریں گے تو

"علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتدا بہ مشائخ و آبائے خود باشند گویند کہ این شخص خانہ انداز دین و ملت ماست و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل وے کنند"

یعنی جب مہدی علیہ السلام تشریف لائینگے تو اس زمانہ کے علماء جو فقہاء کی تقلید ... اپنے آباء و مشائخ کے اقتداء کے عادی اور خوگر ہونگے اس کے متعلق کہیں گے۔ کہ یہ تو ہمارے دین کو خراب کرتا ہے اور سب اس کی مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور کفر کے فتوے دینے کے عادی ہونے کی وجہ سے اُسے کافر اور گمراہ قرار دینگے

(۲) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات جلد ۲ مکتوب ۵۵ صفحہ ۱۰۷ میں فرماتے ہیں

"علماء ظواہر مجتہدات آنحضرت را علی نبینا علیہ السلام، از کمال دقت و غموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند"

کہ جب مہدی علیہ السلام قرآن مجید سے باریک اجتہادات کریں گے۔ تو علماء ظواہر اُن کا انکار کریں گے اور اُنہیں خلاف کتاب و سنت قرار دیں گے۔

(۳) شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ "فتوحات مکیہ" جلد ۳ صفحہ ۳۳۷ میں فرماتے ہیں

"واذا خرج هذا الامام المهدى فليس له عدو مبين الا الفقهاء خاصة"

یعنی جب یہ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ تو فقہاء سے بڑھ کر کوئی اُن کا کھلا دشمن نہ ہو گا۔

محترم بھائیو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور اقوال بزرگان سے ظاہر ہے۔ کہ ان علماء و فقہاء نے مہدی معہود اور مسیح موعود کی مخالفت تکذیب و تکفیر کرنی تھی۔ تاکہ اس کی صداقت و حقانیت ظاہر ہو۔ پس ان علماء کی تکفیر بازی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی صداقت کی روشن دلیل ہے۔ کہ وہی اس زمانہ کے مہدی اور مسیح ہیں۔ اور جماعت احمدیہ اسلام اور حقیقی مسلمانوں کی جماعت ہے۔ یہ علماء ہزار مخالفت کریں مگر جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک نہیں سکتے اور اپنے ناپاک ارادوں میں ناکام و نامراد ہی رہیں گے چنانچہ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشیگا۔ ... اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ ... میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

اگر یہ علماء موجود نہ ہوتے۔ تو اب تک تمام باشندے اس ملک کے جو مسلمان کہلاتے ہیں مجھے قبول کر لیتے۔ پس تمام منکروں کا گناہ ان لوگوں کی گردن پر ہے۔ یہ لوگ دستیابی کے محل میں نہ تو خود داخل ہوتے ہیں نہ کم فہم لوگوں کو داخل ہونے دیتے ہیں۔ کیا کیا مکر ہیں جو کر رہے ہیں اور کیا کیا منصوبے ہیں جو اندر ہی اندر ان کے گھروں میں ہو رہے ہیں مگر کیا وہ خدا پر غالب آجائینگے اور کیا وہ اس قادر مطلق کے ارادہ کو روک دینگے جو تمام نبیوں کی زبانی ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ اس ملک کے شریر امیروں اور بد قسمت دولتمندوں اور دنیاداروں پر بھروسہ رکھتے ہیں مگر خدا کی نظر میں وہ کیا ہیں؟ صرف مرے ہوئے کیڑے" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۱)

(مرتبہ شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد دکن)

زکوٰۃ ۔۔۔ اور ۔۔۔ تجارت

بعض ضروری مسائل کا خلاصہ

وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجه اللّٰه فاولئك هم المضعفون (پ ۲۱ - ع ۷)

ترجمہ:۔ اور جو اموال تم زکوٰۃ کے طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو۔ پس یہی لوگ اپنے اموال کو بڑھانے والے ہیں۔

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

مال تجارت کے راس المال اور اس کے اس منافع پر جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوا ہے خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہوں یا جنس یا دین قرض ہو جسکی وصولی کی غالب امید ہو سکتی ہے۔ ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے جب راس المال پر سال گذر جائے تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوا ہے۔ گو ابھی اس پر سال نہ گذرا ہو تو بھی راس المال کے منافع کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے ہاں جو قرضہ لینا ہے۔ اور اس کے وصول ہونے کی اُمید نہیں یا ضعیف سی اُمید ہے۔ اور غالب گمان یہی ہے۔ کہ وصول نہیں ہو گا۔ تو ایسے قرضہ پر زکوٰۃ نہیں ہاں اگر باوجود اُمید نہ ہونے کے وہ وصول ہو جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے۔ مگر پہلے نہیں سب اہل اسلام کا اس پر عملدرآمد ہے۔

چند سوالات کے جوابات

سوال ۱:۔ کیا کمپنیوں کو زکوٰۃ ادا کر دینی چاہیئے یا کہ ہر حصہ دار کو اپنے حصہ کے مطابق فرداً فرداً زکوٰۃ ادا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے؟

جواب:۔ کمپنیاں جو مختلف حصہ داروں کے مشترک سرمایہ کے ساتھ قائم ہوتی ہیں۔ ان کے متعلق صحیح مذہب یہی ہے۔ کہ ان پر مجموعی طور پر زکوٰۃ واجب ہے۔ نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً یہی مذہب حدیث میں صراحتاً بیان ہوا ہے۔ اور اصولاً یہی مذہب ائمہ فقہ میں ہے۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا تھا۔ خلاصہ یہ کہ ہمارے علماء کے نزدیک مشترکہ سرمایہ کی صورت میں مجموعی طور پر زکوٰۃ عاید ہونی چاہیئے۔ نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً

سوال ۲:۔ کیا نابالغ یا مجنون پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب:۔ نابالغ اور ناقص العقل کے مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ جو کہ اس کا متولی ادا کرے گا۔

سوال ۳:۔ اگر سال کے درمیان میں مال کم ہو جائے تو زکوٰۃ کس حساب سے لی جائے۔

جواب:۔ اگر دوران سال میں زکوٰۃ میں مال کم ہو جائے۔ اور پھر آخر سال میں بڑھ کر بقدر نصاب ہو جائے۔ تو اس پر اس سال کے اخیر پر زکوٰۃ واجب ہو گی

سوال ۴:۔ اگر شروع سال میں مال کی مقدار اور ہو اور اخیر سال پر اور تو زکوٰۃ میں کون سی مقدار کا اعتبار ہو؟

جواب:۔ اگر سال کے اخیر پر مال میں کمی یا بیشی ہو جائے۔ لیکن بقدر نصاب موجود رہے تو پھر اخیر سال پر جس قدر مال موجود ہو گا۔ اس کے حساب سے اس پر زکوٰۃ لگائی جائے گی

سوال ۵:۔ اگر سال کے دوران میں مال ختم ہو کر پھر دوبارہ پیدا ہو جائے۔ تو سال کب شروع سمجھا جائے گا؟

جواب:۔ اگر سال کے درمیان میں تمام مال بالکل ختم ہو جائے۔ اور اخیر سال میں دوبارہ پیدا ہو گیا ہو۔ تو اس تاریخ سے اس مال کا سال شروع سمجھا جائے گا۔ جب وہ دوبارہ پیدا ہو کر قدر نصاب کو پہنچا ہو۔

سوال ۶:۔ اگر مال دوران سال میں گم ہو کر پھر مل جائے۔ تو زکوٰۃ کا سال کب سے شروع سمجھا جائے گا؟

جواب:۔ اگر سال کے دوران میں مال چرایا جائے یا کھو جائے یا کسی اور طرح سے مالک کے قبضہ اور تصرف سے بالکل نکل جائے۔ اور پھر دوبارہ وہی مال مل جائے۔ تو اس کی بھی اخیر سال پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔

سوال ۷:۔ اگر کوئی شخص دوران سال میں اپنے مال کا کسی اور شخص کے ساتھ تبادلہ کرے تو زکوٰۃ کا سال کب سے شمار کیا جائے؟

جواب:۔ اگر کوئی شخص سال کے درمیان میں اپنے زکوٰۃ والے مال کا کسی دوسرے شخص کے زکوٰۃ والے مال سے تبادلہ کر لے تو دونوں شخصوں کا زکوٰۃ کا سال اس تاریخ سے سمجھا جائے گا جس تاریخ سے انہوں نے تبادلہ کیا ہے۔

سوال ۸:۔ کمپنی کے حصوں پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

جواب:۔ کمپنی کے حصوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور حصص کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔ ... نہ کہ مارکیٹ قیمت پر:۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت

ڈچ زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کی تیاری۔ تبلیغی جلسے۔ لٹریچر کی اشاعت

تبلیغی رپورٹ ہالینڈ مشن بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۵۲ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر انچارج ہالینڈ مشن)

خدا تعالےٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی کارروائی بدستور جاری رہی اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق اور ذرائع کے مطابق کام کو پھیلایا گیا۔ اس کارگذاری کی مختصر روئداد ہدیہ ناظرین الفضل کی جاتی ہے۔

جلسہ جات

ماہ نومبر و دسمبر میں مندرجہ ذیل مقامات پر جلسہ جات منعقد کئے گئے۔

(۱) ایمسٹرڈم:۔ یہاں دو جلسوں کا انعقاد کیا گیا اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس جگہ ہمارا حلقہ تبلیغ آہستہ آہستہ وسیع ہو رہا ہے۔ ہر دو موقع پر اسلام اور بانی اسلام علیہ السلام کی صداقت پر تقاریر کی گئیں ہر تقریر کے بعد قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہتا رہا۔

(۲) روٹرڈم۔ میں بھی دو جلسے کئے گئے۔ جن کے اخبار میں اعلان کروانے کے علاوہ دعوت ناموں کے ذریعہ بھی احباب کو اطلاع کی جاتی رہی۔ ایک جلسہ میں مسٹر عبداللہ خان اونک نے بائیبل اور قرآن مجید کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے دونوں کتب کا موازنہ کرتے ہوئے قرآن مجید کی برتری پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک سلسلہ سوالات و جوابات جاری رہا۔

دوسرے موقعہ پر مسٹر دیبون نے ضرورت اسلام کے موضوع پر پون گھنٹہ تک تقریر کی اور بعد میں ڈیڑھ گھنٹہ تک سلسلہ سوالات و جوابات جاری رہا۔ حاضرین نے نہایت ہی دلچسپی کا اظہار کیا۔

(۳) لائیڈن۔ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس کی اطلاع اخبار اور خطوط کے ذریعہ احباب کو کر دی گئی۔ مولانا ابوبکر صاحب نے ضرورت اسلام کے موضوع پر پون گھنٹہ تک تقریر کی اور بعد میں قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

(۴) ڈیلفٹ۔ اس جگہ بھی ایک جلسہ کیا گیا جس میں مسٹر عبداللہ خان اونک نے پون گھنٹہ تک قرآن مجید اور بائیبل کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے پر روشنی ڈالی اور کہا کہ اس وقت قرآن مجید ہی ہماری رہنمائی کر سکتا ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد قریباً دو گھنٹہ تک سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔

(۵) اوترخت۔ اس مقام پر بھی دو جلسے کئے گئے۔ جن کا اعلان اخبار اور خطوط وغیرہ کے ذریعہ کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر موقعہ پر کافی احباب شریک ہوتے رہے۔ خاکسار نے ایک جلسہ پر صداقت اسلام بمقابلہ دیگر مذاہب اور دوسرے موقع پر صداقت آنحضرت صلعم کے موضوع پر تقاریر کیں ہر تقریر کے بعد قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک نہایت ہی اچھے طریق پر سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ بعض احباب نے جلدی جلدی جلسے کرنے کے لئے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ جس سے ان لوگوں کی اسلام میں دلچسپی کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ اگر ہم اس طرح جلسوں وغیرہ کو جاری رکھ سکیں۔ تو انشاء اللہ اس جگہ تبلیغ کا دائرہ بہت وسیع ہو سکے گا۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

(۶) دی ہیگ۔ ہیگ میں ایک جلسہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے متعلق کیا گیا۔ جس میں ایک تقریر مولانا ابوبکر صاحب ایوب نے حضورؐ کی بعثت کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں کے موضوع پر کی۔ مسٹر فان افنک نے نبی اکرمؐ کی زندگی اور آپ کے کام اور کامیابی کے متعلق تقریر فرمائی۔ جو کہ نہایت ہی مؤثر انداز میں کی گئی۔ حاضرین آپ کی تقریر سے بہت ہی متاثر ہوئے۔ ان کے بعد خاکسار نے حضرت نبی اکرمؐ کی صداقت از روئے بائیبل کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ محترمہ ناصرہ زمرمن نے "آپ کا عورتوں پر احسان" کے موضوع پر نہایت ہی مؤثر تقریر فرمائی۔

(ب) ۱۰ دسمبر میں ایک جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر روشنی ڈالنے کے لئے کیا گیا جس کا اعلان اخبارات میں کروانے کے علاوہ خطوط کے ذریعہ اور اشتہارات کے ذریعہ بھی کیا گیا۔ اس موقعہ پر مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے بائیبل سے آمد مسیح کی پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے حضورؑ کی صداقت از روئے بائیبل اور قرآن مجید واضح کی۔ محترمہ ناصرہ زمرمن نے حضورؑ کا دعوےٰ اور موجودہ زمانہ سے تعلق رکھنے والی بعض پیشگوئیاں اور تعلیم حضورؑ کے اپنے الفاظ میں بیان کیں اللہ کے فضل سے حاضرین نے نہایت اطمینان سے جلسہ کی کارروائی کو سنا۔

(ج) عرصہ زیر رپورٹ میں چار دفعہ تبادلہ خیالات کی مجلس کے اجلاس ہوئے۔ جس میں ہمیں سوالات وغیرہ کے ذریعہ اپنے خیالات کے اظہار کا اچھا موقعہ ملتا رہا۔ ایک موقعہ پر ایک عیسائی دوست نے اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر تقریر کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ اس مجلس میں انہیں تقریر کا موقعہ دیا گیا۔ انہوں نے اپنے حلقہ احباب میں اس کا کافی چرچا کیا۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے لوگ اس موقعہ پر تشریف لائے۔ مقرر صاحب نے پہلے عیسائیت کی بعض تعلیم پر مختصر تقریر کی۔ اور پھر ہمارے بعض رسالہ جات پر تنقید کی۔ انہوں نے حضرت مسیح ناصری کے صلیب سے بچائے جانے کے خلاف بعض دلائل بیان کئے۔ ان کی تقریر کے بعد خاکسار کو ان کے سوالات کا جواب دینے کے لئے موقعہ ملا۔ اس پر ہم دونوں کے درمیان قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس گفتگو کا حاضرین پر اچھا اثر رہا۔

(د) تربیتی اجلاس۔ عرصہ زیر رپورٹ میں آٹھ ہفتہ وار اجلاس مشن ہاؤس میں منعقد کئے گئے۔ جن میں ہمارے ممبران کے علاوہ بعض دوسرے احباب بھی شریک ہوتے رہے۔ ان اجلاسوں میں ہم مختلف موضوعوں پر بحث و تمحیص کرتے رہے۔ ہمارے بھائی مسٹر عبداللہ خان اونک شروع میں مختصر سی تقریر کرتے رہے۔ جس پر سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری ہوتا رہا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ اجلاس احباب جماعت کے علم میں اضافہ کا موجب ہوتے رہے اور احباب جماعت کو ایک دوسرے سے بھی ملنے کا موقعہ ملتا رہا۔

(ہ) خطبات جمعہ:۔ ہر جمعہ کے روز اکثر احباب نماز جمعہ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ خطبوں میں مختلف ضروری مسائل پر روشنی ڈالی جاتی رہی۔ بعض خطبات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ملفوظات بھی پڑھ کر سنائے جاتے رہے۔

متفرق

تعلیم:۔ ہمارے اکثر ممبران قرآن مجید ناظرہ اور نماز کا ترجمہ سیکھتے رہے۔ ایک خاتون قرآن مجید کا ترجمہ بھی سیکھتی رہی۔

تین چار احباب مولوی ابوبکر صاحب سے عربی اور اردو بھی سیکھتے رہے۔ ہمارے ممبران کے علاوہ دس بارہ اور دوست بھی مولانا ابوبکر صاحب سے عربی سیکھتے رہے۔

اشاعت:۔ رسالہ الاسلام باقاعدہ شائع ہوتا رہا۔ یہاں کے ایک رسالہ میں قرآن مجید میں تضاد کے موضوع پر ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کا ہم نے جواب لکھ کر اس رسالہ کے ایڈیٹر کو بھجوا دیا مگر انہوں نے ہمارا جواب ابھی تک اپنے رسالہ میں شائع نہیں کیا تھا۔ اس وجہ سے ہم نے ان کا مضمون اور اپنا جواب نومبر دسمبر کے الاسلام میں شائع کیا۔ . . . . احباب نے اس میں نہایت ہی دلچسپی کا اظہار کیا۔

ہمارے بھائی مسٹر دیبون نہایت محنت سے رسالہ کو تیار کرتے رہے۔ مولانا ابوبکر صاحب ایوب بھی اس میں کافی محنت سے کام کرتے رہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

انفرادی تبلیغ۔ کا سلسلہ بھی بدستور جاری رہا۔ قریباً ہر روز ہی بعض افراد مشن ہاؤس میں تشریف لاتے رہے۔ اسی طرح ہمیں بھی بعض اوقات دوسروں کے ہاں جا کر پیغام حق پہنچانے کا کافی موقعہ ملتا رہا مولانا ابوبکر صاحب ایوب اکثر احباب کو مل کر تبلیغ کرتے رہے۔

ترجمہ قرآن مجید۔ قرآن مجید کا ڈچ ترجمہ دسمبر میں چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس سلسلہ میں کافی مصروفیات رہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دیباچہ کی سیٹنگ مکمل ہو چکی ہے اور اب سورہ بقرہ کی جا رہی ہے۔ احباب کرام سے اس عظیم الشان کام کی تکمیل کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے تا اللہ تعالےٰ ہمیں احسن طور پر اس کام کو کرنے کی توفیق بخشے۔

اگر آپ بزرگوں کی دعائیں ہمارے شامل حال رہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس جگہ کافی کامیابی کی امید ہے۔ لوگ آہستہ آہستہ اسلام میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور بیسیوں لوگ حق کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ اب ہمارا کام ہے کہ ہم انہیں راہ ہدایت دکھلائیں۔ مگر ہمارے ذرائع اور طاقتیں محدود ہیں۔ یہ اتنا بڑا کام محض ہماری حقیر کوششوں سے سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک خدا کی خاص مدد شامل حال نہ ہو۔ آپ دعا فرمائیں اور ہم خدا کی دی ہوئی توفیق کے مطابق کام کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ خود اپنے فرشتوں کے ذریعہ ان لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کر دے گا۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تصحیح

۲۳ و ۲۴ جنوری ۱۹۵۳ء کے الفضل میں سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم کے جو حالات شائع ہوئے ہیں۔ انمیں ان کے سہواً چار بھائی لکھے گئے ہیں۔ دراصل شاہ صاحب کے ۵ بھائی تھے۔

دستوری سفارشات کے متعلق علماء کی ترمیمات پر تبصرہ

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۵)

شیعوں کی طرف سے مخصوص نشستوں کا مطالبہ

جماعت احمدیہ تو مسلمانوں کے اتحاد اور پاکستان کے استحکام کے پیش نظر نشستوں کے مخصوص کرانے کا کوئی مطالبہ پیش نہیں کرتی۔ علماء خواہ مخواہ اس کے لئے نشستوں کے مخصوص کئے جانے کی سفارش فرما رہے ہیں۔ ان لوگوں کو اگر ایسا ہی نشستوں کے مخصوص کرنے کا شوق ہے۔ تو لیجئے کراچی کا شیعہ روزنامہ المنتظر لکھتا ہے کہ:۔

"اس مظلوم قوم (شیعہ) کو ایک جداگانہ اقلیت قرار دے دیا جائے۔ تاکہ یہ اپنے حقوق کی حفاظت میں اپنی آبادی کے تناسب سے نمائندوں کا انتخاب کر سکے۔ کم از کم اس طرح اس قوم کی زندگی خطرہ سے دور ہو جائیگی۔ وقت آگیا ہے۔ کہ ان تمام حالات کا سنجیدگی سے جائزہ لیا جائے۔ اگر دستور یہ پاکستان میں ہندوؤں کے لئے جگہ ہے۔ تو پھر شیعوں کے لئے جگہ نکالی جائے۔"

اس عبارت کو نقل کرتے ہوئے شیعہ اخبار درنجف سیالکوٹ لکھتا ہے کہ:۔

"ہم محترم معاصر کے خیالات سے متفق ہیں۔"
(درنجف ۲ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ شیعہ حضرات اپنی مظلومیت کی وجہ سے ان علماء سے مطالبہ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ شیعوں کو جداگانہ اقلیت قرار دے دیا جائے۔ اور وہ دستوریہ پاکستان میں ہندوؤں کی مثال پر اپنے لئے علیحدہ جگہ کے طالب ہیں۔ ہم مسلم قوم کی سالمیت کے پیش نظر شیعہ بھائیوں کے مطالبہ کو مناسب نہیں سمجھتے۔ گو ہم جانتے ہیں۔ کہ شیعوں نے یہ مطالبہ انتہائی مجبوری میں کیا ہے۔ تاہم وہ علماء جو احمدیوں کے لئے نشستیں مخصوص کرنے پر اصرار کر رہے ہیں۔ وہ فی الحال شیعوں کے بارے میں اپنے شوق کو پورا کر لیں۔ اور اگر خدانخواستہ ان علماء کو ناخن مل گئے۔ تو شیعوں کے بعد دوسرے اکثر فرقوں کی نوبت بھی جلد آجائیگی۔ اور خدانہ کرے کہ دنیا پاکستان میں ان بے رحم علماء کے طفیل وہی نظارہ دیکھے۔ جو ان ظالموں کے ہاتھوں سلطنت بغداد دیکھ چکی ہے۔

علماء کی انتہائی چیرہ دستی

علماء نے لکھا ہے کہ:۔

"اس مسئلہ کو جس چیز نے نزاکت کی آخری حد تک پہنچا دیا ہے وہ یہ ہے کہ قادیانی ایک طرف مسلمان بن کر مسلمانوں میں گھستے بھی ہیں اور دوسری طرف عقائد۔ عبادات اور اجتماعی شیرازہ بندی میں مسلمانوں سے نہ صرف الگ بلکہ ان کے خلاف صف آرا بھی ہیں۔ اور مذہبی طور پر تمام مسلمانوں کو علانیہ کافر قرار دیتے ہیں"

اگر کوئی دہریہ یا غیر مسلم ایسی غلط بیانی کرتا تو ہم سمجھتے۔ کہ اسے قرآنی تعلیم لا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی کا علم نہیں۔ مگر حیرت تو یہ ہے۔ کہ یہ لوگ علماء کہلا کر ایسی غلط بیانی کر رہے ہیں۔

جب احمدی مسلمان ہیں۔ اور اسلام کے تمام عقائد کو مانتے ہیں۔ اس کی مقرر کردہ عبادات کو بجا لاتے ہیں۔ اور اس کے مقرر کردہ اجتماعی نظام اور شیرازہ بندی کے پابند ہیں۔ تو ان کے مسلمانوں میں گھسنے کا کیا مطلب؟ کیا یہ کہنا درست ہے۔ کہ حنفی مسلمانوں میں گھستے ہیں۔ شیعہ مسلمانوں میں گھستے ہیں۔ اہل حدیث یا اہل قرآن مسلمانوں میں گھستے ہیں۔ اگر درست نہیں۔ تو یہ کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کہ احمدی مسلمانوں میں گھستے ہیں؟

مسلمانوں سے الگ ہونے اور ان کے خلاف صف آرا ہونے کا سوال مسلمانوں کے قومی معاملات میں ہی پیدا ہو سکتا ہے اور متحدہ ہندوستان سے لیکر آج تک جماعت احمدیہ مسلمانوں کے ہر قومی معاملہ میں ان کے ساتھ رہی ہے۔ بلکہ یہ کہنے میں ذرہ بھر مبالغہ نہیں کہ اس بارے میں جماعت احمدیہ ایسی غریب اور قلیل تعداد والی جماعت نے اپنی بساط سے بڑھ کر ایثار اور قربانی کی ہے۔ ان ملانوں کی نظر تو میت کے غسل اور جنازے تک ہی محدود ہوتی ہے مگر صائب الرائے مسلمان جانتے ہیں۔ کہ سائمن کمیشن سے لے کر قیام پاکستان تک تحریک شدھی سمیت ہر معاملہ میں جماعت احمدیہ نے ہر رنگ میں مسلمانوں کے سارے فرقوں کی نہ صرف ہمنوائی کی۔ بلکہ ہر قسم کی قابل تعریف قربانی پیش کی ہے۔ مسلم لیگ تمام مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تھی۔ اور ہے۔ مسلم لیگ اور قائد اعظم مرحوم کے دوش بدوش اور ان کی زیر کمان احمدی جماعت نے آزادی کی جنگ لڑی ہے۔ اور اس وقت لڑی ہے۔ جبکہ یہ احراری اور یہ مودودی پارٹی والے پاکستان کے خلاف نبرد آزما تھے۔ اسے "پلیدستان" کہتے تھے۔ اور مسلم لیگ اور قائد اعظم مرحوم کو ناگفتہ بہ گالیاں دیتے تھے۔ میں کبھی باور نہیں کر سکتا۔ کہ پاکستان بن جانے اور آزادی مل جانے پر مسلمان قوم مسلمانوں کے جماعتی دشمن احراریوں اور مودودیوں کی انگیخت پر احمدی جماعت کی قربانیوں کو نظر انداز کر سکتی ہے؟ ہم نے وہ قربانیاں اپنا ملی اور ملکی فرض سمجھ کر ادا کی ہیں۔ ہم ان کا کوئی صلہ کسی سے طلب نہیں کرتے۔ مگر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ آج احراریوں اور مودودیوں کا جماعت احمدیہ کو مسلمانوں کے مقابل صف آرا قرار دینا انتہائی غلط بیانی اور خطرناک ظلم ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اللہ تعالے اس ظلم کا جلد ازالہ فرمائے گا۔ افسوس کہ یہ بتیس علماء کتنا غلط مسلک اختیار کر رہے ہیں۔

یہ کافر گر مولوی عمر بھر کسی کو مسلمان نہ بنا سکے۔ ساری عمر تکفیر بازی میں بسر کرتے رہے۔ اور سارے مسلمان فرقوں کو نام بنام کافر لکھ چکے ہیں۔ اور احمدیوں کو تو روز اول سے انہوں نے کافر۔ مرتد اور واجب القتل قرار دے رکھا ہے۔ ہمارے مقاطعے ہوئے۔ ہمارا پانی بند کیا گیا۔ ہمیں سنگسار کیا گیا۔ ہمارے مردے قبروں سے نکال کر کتوں کے آگے پھینکے گئے۔ پچاس برس تک ان مظالم کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو رنگنے کے بعد آج یہ علماء مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ:۔

"مذہبی طور پر تمام مسلمانوں کو علانیہ کافر قرار دیتے ہیں"،

یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ جماعت احمدیہ کسی مسلمان کو کافر قرار نہیں دیتی۔ نہ علانیہ نہ خفیہ۔ ہم تو دن رات کافروں کو مسلمان بنانے کے فکر میں گھل رہے ہیں۔ ہم تو اپنے پیٹ کاٹ کر کفرستانوں میں اسلام کے نام کو بلند کرنے کے لئے چندے دے رہے ہیں۔ ہم تو اپنے نونہالوں اور جگر گوشوں کو کفر کے ویرانوں میں بھیج رہے ہیں۔ تا دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پرچم لہرائے۔ مگر یہاں کراچی میں جمع ہونے والے علماء انتہائی ظلم کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کو کافر کہہ رہی ہے۔ حنفی۔ شیعہ۔ اہلحدیث۔ دیوبندی۔ بریلوی اور مودودی وغیرہم ایک دوسرے کو کافر کہیں۔ مرتد قرار دیں۔ تو وہ تو مسلمانوں کو اعلانیہ کافر کہنے والے نہ ٹھہرائے جائیں۔ مگر جماعت احمدیہ اس ضمن میں ایک اصلاحی مسئلہ بیان کر دے۔ تو اسے مسلمانوں کو کافر کہنے والی جماعت کہہ کر گردن زدنی و کشتنی قرار دے دیا جائے۔ حالانکہ دیوبندیوں اور بریلویوں۔ شیعوں اور سنیوں وغیرہ کے آپس کے فتویٰ ہائے تکفیر انتہائی ہولناک ہیں۔ اس بارے میں جماعت احمدیہ کا مسلک حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں پھر ایک دفعہ اعلان کر دیتا ہوں۔ کہ ہم کفر کے وہ معنی نہیں سمجھتے۔ جو وہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ ہم کافر جہنمی کسی کو نہیں کہتے۔ اور نہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہر کافر دوزخ میں جائے گا۔ ہمارے نزدیک کفر کا اطلاق ایک خاص حد کے بعد ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اسلام کو اپنا مذہب قرار دیتا ہے۔ اور قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے کو اپنا دستور العمل سمجھتا ہے۔ اس وقت مسلمان کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور حقیقی معنوں میں وہ مسلمان اس وقت ہوتا ہے جب کامل طور پر اسلام کی تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ اسلام کے اصول میں سے کسی اصل کا انکار کر دیتا ہے۔ تو گو وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ مگر حقیقی معنوں میں وہ مسلم نہیں رہتا۔ پس کافر کے ہم ہرگز یہ معنے نہیں لیتے۔ کہ ایسا شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔ جو شخص کہتا ہو۔ کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مانتا ہوں۔ اسے کون کہہ سکتا ہے کہ تو انہیں نہیں مانتا۔ یا کافر کے ہم ہرگز یہ معنے نہیں لیتے۔ کہ ایسا شخص خدا تعالے کا منکر ہوتا ہے جب کوئی شخص کہتا ہو۔ کہ میں خدا تعالے کو مانتا ہوں تو اسے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ تو خدا تعالے کو نہیں مانتا ہمارے نزدیک اسلام کے اصول میں سے کسی اصل کا انکار کفر ہے۔ جس کے بغیر کوئی شخص حقیقی طور پر مسلمان نہیں کہلا سکتا۔" (الفضل یکم مئی ۱۹۳۵ء)

علماء کا پیش کردہ حل سراسر غیر معقول ہے

علماء کی ترمیم کی آخری سطر یہ ہے۔ کہ:۔

"اس خرابی کا علاج آج بھی یہی ہے۔ اور پہلے بھی یہی تھا۔ کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دے دیا جائے۔"

سیاسی طور پر یہ مطالبہ قائد اعظم مرحوم کی قائم کردہ بنیاد اتحاد کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔ اور جماعت احمدیہ سے پرلے درجہ کی بدعہدی۔ قائد اعظم مرحوم نے مسلمان کہلانے والوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ اور سب کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے اکٹھا کیا۔ اس میں شیعہ۔ سنی۔ احمدی اور اہل حدیث کی کوئی تفریق نہ تھی۔ اس دانشمندانہ سیاست کے ذریعہ پاکستان حاصل کیا گیا۔ اب مودودی قسم کے ملا اس اتحاد کے شیرازہ کو تار تار کرنے کے لئے سب سے پہلے "قادیانیوں کو الگ اقلیت" قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

یہ مطالبہ آج جبکہ پاکستان بننے پر بھی پانچ برس گزر چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ انتہائی بدعہدی ہے۔ ان علماء کو اس امر کا فیصلہ اس وقت کرنا چاہیئے تھا۔ جب کانگرس اور مسلم لیگ میں دو قوموں کے نظریہ پر لڑائی ہو رہی تھی۔ آج اس لڑائی جیتنے والے سپاہیوں کے ایک حصہ کو پاکستان کے فوائد سے محروم کرنے کے منصوبے ایسے مولوی کر رہے ہیں۔ جو اس لڑائی کے وقت مخالف کیمپ میں شامل تھے۔ ان مودودیوں اور احراریوں کو اس وقت پاکستان کی کھلی مخالفت سے فرصت نہ تھی۔ اب وہ اندرونی مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ بہرحال یہ بے وقت کی راگنی ہے۔ جسے شاید علماء کے گروہ کے سوا اور کوئی گانے کے لئے تیار نہ ہوگا۔

مذہبی طور پر بھی یہ مطالبہ غیر معقول ہے۔ علماء نے جنوری ۱۹۵۱ء میں جو بائیس اصول موضوعہ شائع کئے تھے۔ ان میں باشندگان پاکستان کو دو قسموں میں تقسیم کیا تھا۔ (۱) مسلم۔ (۲) غیر مسلم۔ پھر مسلم

باشندوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا تھا۔ (۱) مسلمہ اسلامی فرقے۔ (۲) غیر مسلمہ اسلامی فرقے۔ ان اصول میں علماء نے کمال ہوشیاری سے کام لیکر یہ تصریح نہ کی تھی۔ کہ مسلمہ اسلامی فرقے کون کون سے ہیں۔ اور غیر مسلمہ اسلامی فرقے کون کون سے ہیں۔

اب دو سال بعد احمدیوں کو الگ اقلیت قرار دلوانے کی ترمیم پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ احمدیوں کو علماء نے پہلے کس زمرہ میں شمار کیا تھا۔ یہ ۱۹۵۱ء میں بھی غیر مسلموں ہی سمجھے گئے تھے۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو علماء کے نزدیک اس وقت غیر مسلمہ اسلامی فرقے کون کون تھے؟ اور اب کون کون ہیں۔ اور اگر ۱۹۵۱ء کے اصول موضوعہ کے رو سے چالاک علماء نے مسلمہ اسلامی فرقے اور غیر مسلمہ اسلامی فرقے کی اصطلاح ایجاد ہی احمدیوں کی خاطر کی تھی۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ ۱۹۵۱ء میں اکتیس علماء کے نزدیک احمدی اسلامی فرقہ تھے مگر ہاں وہ غیر مسلمہ اسلامی فرقہ تھے۔ اگر علماء کی اس وقت یہی ذہنیت تھی۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اب علماء کس منہ سے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہیں۔ کیا یہ علماء کا صریح تضاد نہیں ہے؟

پھر اس مطالبہ کی غیر معقولیت اس طرح بھی ظاہر ہے۔ کہ علماء نے لکھا تھا۔ کہ

"غیر مسلم باشندگان مملکت کو حدود قانون کے اندر مذہب و عبادت۔ تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی حاصل ہوگی۔ اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق کرانے کا حق حاصل ہوگا۔" (اصول موضوعہ کا قاعدہ ۱۰)

اگر حکومت پاکستان علماء کے غیر معقول مطالبہ کے مطابق احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدے۔ اور احمدی اپنے مذہب کے موافق اپنے فیصلے قرآن مجید اور سنت نبویہ کے مطابق کرائیں۔ تو گویا دنیا یہ نظارہ دیکھے گی۔ کہ پاکستان کی غیر مسلم اقلیت قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہے۔ کیا دنیا کے دانشور اس نظارہ کو دیکھ کر پاکستان کے ارباب اقتدار کی عقلوں کا ماتم نہ کریں گے؟ ایسی صورت میں پاکستان دنیا بھر میں ایک ملک ہوگا۔ جس پر دوسرے مسلمان اور غیر مسلمان ممالک ہنسیں گے اور یہ سب کچھ ان عاقبت نااندیش علماء کے اس غیر معقول مطالبہ کو ماننے کے نتیجہ میں ہوگا۔ میرا خیال ہے۔ کہ اگر علماء بھی اس تجزیہ پر غور کریں گے۔ تو اپنے کئے پر نادم ہوں گے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ آپ بیرونی ملکوں کی نظروں میں عزت و ذلت کے سوال کو نظر انداز بھی کر دیں۔ صرف پاکستان کی آئندہ نسل کا ہی تصور کریں۔ وہ دیکھیں گے کہ اس ملک کے دستور کے رو سے ایک جماعت کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ حالانکہ وہ قرآن مجید کے پیش کردہ عقائد کو مانتی اور اس کے احکام پر چلتی ہے۔ آئندہ نسل دیکھے گی کہ مسجدوں کو آباد کرنے والے۔ کفرستانوں میں مسجدیں بنانے والے باقاعدہ پانچوں نمازیں پڑھنے والے۔ قرآن مجید کی اشاعت کرنے والے۔ ہر وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنے والے۔ شریعت پر عمل کرنے والے اور دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے والے تو پاکستانی دستور کی رو سے تو کافر اور غیر مسلم ہیں۔ لیکن مسجدوں کو ویران کرنے والے بے نماز۔ اشاعت قرآن مجید سے غافل۔ اسلام کی تبلیغ سے سراسر بیگانہ اور شریعت کو پس پشت پھینکنے والے پاکستانی قانون کے رو سے پکے مومن اور مسلمان ہیں۔ کیا اس منظر کو دیکھ کر اگلی نسلوں کے سر ندامت سے جھک نہ جائیں گے۔ کہ ہمارے اکابر علماء نے کیا ظلم کمایا ہے؟

پس احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سیاسی اور مذہبی ہر لحاظ سے غیر معقول غیر دانشمندانہ بلکہ سراسر ظالمانہ ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کو سمجھ دے۔ اور اپنے سلسلہ کی خود حفاظت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کا جلسہ

یکم فروری ۱۹۵۳ء کو لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ کا اجلاس احمدیہ گرلز اسکول کے صحن میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خالدہ بیگم نے کی۔ نظم فرحت نے پڑھی۔ امۃ الہادی نے "الفضل" میں سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ مسرت نے نظم پڑھی۔ الفت بیگم نے بعنوان اسلامی قانون میں عورت کا حصہ تقریر کی۔ جس میں بتایا گیا کہ عورتیں بھی اسلامی قانون کے تحت اپنے حصہ کی برابر شریک ہیں۔ زیب النساء نے "کامیاب ازدواجی زندگی" کے عنوان سے مضمون پڑھا۔ اور اس کو وضاحت سے بیان کیا۔ سیدہ طینت نے "مصباح" میں سے مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس کا عنوان "تقویٰ" تھا۔ اخیر میں صدر صاحبہ نے بہنوں کو نصیحت کی۔ کہ جلسے پر زیادہ سے زیادہ بہنیں شامل ہوا کریں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ سیدہ عزیزہ فیضی سکرٹری لجنہ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

درخواست ہائے دعا

"میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ کے گھٹنے پر چوٹ لگنے کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ نیز دو لڑکیاں صالحہ بیگم اور امۃ الرحمن بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (حکیم عبد الرحمن شاہ چک ۲۴ ج ب براستہ چنیوٹ ضلع لائل پور) (۲) میرے دو چھوٹے بھائی علی الترتیب ایف۔ ایس سی اور میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الرشید اقبالوی متعلم بی۔ ایس سی تعلیم الاسلام کالج لاہور) (۳) میرے والد صاحب اور والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبد الرشید کارکن دفتر تالیف و تصنیف ربوہ) (۴) برادرم شیخ عبد المنان صاحب کیدھلوی حال مغلپورہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۲۴ اور ۲۵ جنوری ۵۳ء کی درمیانی شب کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود شیخ عبد الرحمن صاحب نائب تحصیلدار تاندلیانوالہ کا پوتا ہے۔ احباب کرام سے ملتمس ہوں کہ نومولود کی صحت درازی عمر اور خادم سلسلہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبد الوہاب) (۴) میرا بھائی سید بشیر احمد شریفی کان کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (خاکسار منیرہ سلطانہ منٹگمری) (۵) ۲۴ جنوری ۵۳ء بروز ہفتہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے لڑکے سید مسعود احمد شاہ بخاری کو کراچی میں تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی خوش نصیبی۔ دینداری اور احمدیت کا درخشندہ گوہر ہونے کی دعا فرمائیں۔ (عاجز سید غلام حسین شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا) (۶) میری بیوی دیر سے بیمار چلی آرہی ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (شیخ جلال الدین احمدیہ بلڈنگس لاہور)

ضرورت

صنعتی تعلیم ہمارے وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس کے لئے جو وسائل موجود ہیں ان سے فائدہ اٹھانا یقیناً دانشمندانہ طرز عمل ہے منجملہ ایسے ٹریننگ سنٹروں کے ایک پشاور میں ہے جس کا نام combind Techinel & Vocatinal Training centur ہے اس میں مندرجہ ذیل کام سکھائے جاتے ہیں۔ الیکٹریشن۔ آرمیچر وائنڈر [illegible]

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

جاپان مشرق وسطیٰ کو تجارت کی آسانیاں بہم پہنچائیگا

ٹوکیو ۹ فروری۔ حکومت جاپان مشرق وسطیٰ کے ان ملکوں کے ساتھ تجارتی پابندیوں کو دور کر دیگا۔ جن کے ساتھ اس نے تجارتی معاہدے نہیں کر رکھے۔ اور جن سے ڈالروں کے عوض سٹرلنگ میں ادائیگی قبول کی جا رہی ہے۔ ان میں مصر پیش پیش ہے۔ آجکل ان ملکوں کو ڈالر کی کمی کے باعث جاپان کی برآمدات کم ہوتی جا رہی ہیں۔ اسکے علاوہ مغربی ملکوں کی جانب سے اپنی تجارت بڑھانے کی انتہائی کوششیں بھی کسی حد تک اسکی ذمہ دار ہیں۔

حکومت کی نئی پالیسی کے تحت لوہے اور فولاد کی اہم برآمدات کے عوض تو ڈالر قبول کئے جائینگے خام ریشم اور کچھ دھاتیں بھی اسی میں شامل ہوں گی ان کے علاوہ۔ کپڑے۔ عام مصنوعات کے بدلے پونڈ سٹرلنگ قبول کرلئے جائیں گے۔ ثانیاً ایسے سودے کئے جائیں گے۔ جن کے تحت تمام اشیاء کے عوض کچھ ڈالر [illegible] کچھ سٹرلنگ کی رقوم قبول کر لی جائیں گی۔

جاپان سٹرلنگ بلاک پر زور دیگا۔ کہ جاپان سے درآمدات پر پابندیاں کم کردی جائیں اور سالانہ ۲۰۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ کی تجارت کی جائے۔ بعض سرکاری حلقوں کی خواہش ہے کہ برطانیہ کو خبردار کردیا جائے کہ اگر اس اپیل کا جواب تسلی بخش نہ دیا گیا۔ تو جاپان سٹرلنگ علاقوں سے مال کی درآمد کم کردے گا (استار)

نیو یارک دنیا کا سب سے بڑا شہر ہے

اقوام متحدہ کے شائع کردہ اعداد و شمار

نیو یارک ۹ فروری۔ اقوام متحدہ کی طرف سے شائع کردہ آبادی کے اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ دنیا میں ۱۰۰،۰۰۰ کی آبادی والے شہروں کی تعداد کم از کم ۹۰۰ ہے تاہم اقوام متحدہ کی ڈیموگرافک کتاب میں بتایا گیا ہے کہ ان شہروں کی تعداد اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ روس نے متعلق آخری اطلاعات ۱۹۳۹ء کی ہیں۔ اور غالباً یہ بھی بہت حد تک مکمل ہے چین [illegible] کے متعلق بھی اطلاعات بہت زیادہ پرانی ہو چکی ہیں۔ نیو یارک دنیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس کے پانچ علاقوں میں ۷،۹۵۰،۹۱۰ نفوس آباد ہیں۔ اور دارالحکومت کے علاقے کی آبادی ۱۲،۲۹۶،۱۱۷ ہے۔ دوسری عظیم آبادی والا شہر لندن ہے۔ ان کی آبادی ۸،۳۴۸،۰۲۳ ہے اور صرف مرکزی شہر میں ۳،۳۴۸،۳۳۶ نفوس آباد ہیں۔

اقوام متحدہ کے ۱۵ ارکان پر مشتمل آبادی کمیشن نے اقتصادی اور سوشل کونسل سے درخواست کی ہے کہ ۱۹۵۴ء کی مجوزہ آبادی کانفرنس روم میں منعقد کرنے کا اختیار دیا جائے۔

کونسل کی طرف سے تجویز کیا گیا تھا کہ اگر کانفرنس یورپ میں منعقد کی جائے تو اس کے لئے جنیوا کا مقام منتخب کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد حکومت اٹلی نے روم میں کانفرنس کے انعقاد پر ۲۵،۰۰۰ ڈالر صرف کرنے کی پیشکش کردی۔ توقع ہے کہ [illegible] سے زیادہ ملکوں کے تقریباً ۵۰۰ ماہرین کانفرنس میں شرکت کرینگے (استار)

روس و مصر میں [illegible] ریڈیائی لہروں کا معاہدہ

قاہرہ ۹ فروری۔ وزیر خزانہ ڈاکٹر عبدالجلیل العماری نے مقامی روسی لیگیشن کے کونسلر کے ساتھ مصر و روس کے درمیان تعلقات مضبوط بنانے کے موضوع پر بات چیت کی ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان ادویات کی لہروں کا معاہدہ طے کرنے کا فیصلہ ہوا ہے (استار)

مزید مصری سیاستدانوں کو پنشن دی جائے گی

قاہرہ ۹ فروری۔ چونکہ مصر کے متعدد سفارتی نمائندوں کو ریٹائر کیا جانے والا ہے۔ اسلئے مصر کے سفارت خانوں میں وسیع پیمانے پر تبدیلیاں کئے جانے کا امکان ہے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عبدالرحمٰن حقی جنہیں موجودہ وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی کی جگہ برطانیہ میں مصری سفیر کے عہدہ کے لئے نامزد کیا تھا۔ اب شاید اس عہدہ پر لندن نہ جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ برسلز، روم، بیروت، دی آنا اور آدیس آبابا کے سفیروں پر بھی ان اقدامات کا اثر پڑے گا۔ (استار)

سیلاب سے نقصان کا اندازہ لاکھوں پونڈ ہے

لندن ۹ فروری۔ ہالینڈ اور انگلستان میں [illegible] سیلاب نے جو تباہی مچائی ہے۔ اس [illegible] سب کو صاف کیا جا رہا ہے۔ اور [illegible] سب سے بڑا کام یہ ہے کہ نقصان کا اندازہ لگایا جائے۔

ہالینڈ کے نقصان کا ابتدائی تخمینہ ۲۰۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ کے قریب ہے۔ لیکن یہ اندازہ بالکل ابتدائی ہے۔ اس میں اضافے کی توقع ہے۔

برطانیہ میں بھی جو نقصانات ہوئے ہیں وہ ہالینڈ سے کسی طرح کم نہیں۔ ان کا تخمینہ کروڑوں پونڈ ہے۔ مگر ابھی اعداد و شمار نہیں بتائے گئے ہیں۔

ہم ہم۔ تیل کے متعدد کارخانوں اور دیگر صنعتی اداروں پر بھی سیلاب کا اثر پڑا مگر ان اداروں کا نقصان اس قدر شدید نہیں ہوا۔ جہاں تک تیل کی صنعت کا تعلق ہے اس کی بحالی کا کام جلدی سر انجام دیا جاسکیگا۔

اسلحہ بندی کا مسئلہ جاپانی کابینہ کو مستعفی ہونے پر مجبور کردے گا

ٹوکیو ۹ فروری۔ حکومت جاپان ایک ماہ کی تعطیلات کے بعد اب جاپانی پارلیمنٹ میں جو مسائل پیش کرنے والی ہے ان میں سب سے زیادہ اختلافی سوال قومی دفاع اور اسلحہ بندی کا معاملہ ہے۔ عام طور پر یہ باور کیا جاتا ہے کہ اس موضوع پر بہت زیادہ اختلافات کی موجودگی کے باعث مسٹر یوشیدا کی کابینہ یا موجودہ ایوان زیرین کو ختم ہونا پڑیگا۔

سب سے پہلے وزیر اعظم پالیسی کے متعلق بیان دیں گے۔ اس کے بعد وزیر خارجہ اور وزیر خزانہ بیانات دیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۳۱ مارچ کو اس سیشن کے ختم ہونے سے قبل مخالف پارٹیاں مسٹر اوکاذاکی کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کریں گی۔ حکومت کو صرف ۱۲ ارکان کی اکثریت حاصل ہے (استار)

حاجیوں کیلئے ایئر کنڈیشنڈ بسیں

مکہ ۹ فروری۔ جدہ۔ مکہ معظمہ اور عرفات سے حاجیوں کو مدینہ منورہ لے جانے کی غرض سے [illegible] بس کمپنی قائم کی گئی ہے۔ یہ کمپنی ایئر کنڈیشنڈ بسیں اور کاریں چلائے گی۔

یہ کمپنی سلطان عبدالعزیز ابن سعود اور شہزادہ ولیعہد امیر سعود کے ایماء پر قائم کی گئی ہے اور حج کے موقعہ پر حاجیوں کو ہر ممکن سہولت اور آرام بہم پہنچانے کے لئے یہ کمپنی دیگر عرب بس کمپنیوں سے تعاون کریگی (استار)

غلہ کی ناجائز برآمد روکنے کے لئے

سندھ بہاولپور سرحد بند کردی گئی

کراچی ۹ مارچ سکھر سے غلہ کی ناجائز برآمد کی روک تھام کے لئے حکومت سندھ نے سندھ بہاولپور سرحد بند کر دی ہے اور سرحد پر پولیس اور غلہ کی سمگلنگ کی روک تھام کے عملہ نے اپنی سرگرمیاں بہت تیز کر دی ہیں صوبائی حکومت نے غلہ کے بڑے بڑے ذخیروں پر چھاپہ مار کر ان پر قبضہ کر لیا ہے اور غلہ کے کئی بیوپاریوں کے لائسنس [illegible] ہیں۔ اب تک سکھر میں ۹۷ آدمیوں کو غلے کا ناجائز ذخیرہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ضلع سکھر سے غلہ کی سمگلنگ روکنے کے لئے حکومت سندھ نے سندھ بہاولپور سرحد بند کر دی ہے۔ تمام ضلع میں انٹی سمگلنگ پولیس اور عملہ نفاذ نے اناج کی ناجائز تجارت کو روکنے کے لئے کڑی نگرانی شروع کر دی ہے اور اس میں انہیں خاصی کامیابی ہوئی ہے۔ پچھلے چند ماہ ۵۷ اشخاص کو اناج کی ناجائز تجارت، ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹنگ کے الزام میں گرفتار کیا جا چکا ہے اور تقریباً چالیس کے خلاف مقدمے رجسٹر کئے جا چکے ہیں۔

مصری فوجی مشن کاکول کی پریڈ دیکھے گا

کراچی ۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۲ ارکان پر مشتمل مصری فوجی مشن پاکستان کی ایک نہایت شاندار اور رنگین تقریب یعنی کاکول کی پاکستان ملٹری اکیڈمی کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کے موقعہ پر ۱۴ فروری کو وہاں موجود ہوگا۔ وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین پریڈ سے سلامی لیں گے۔ اس دفعہ کیڈٹ پہلی مرتبہ اپنی نئی نیلے رنگ کی وردیاں پہنیں گے۔ پاکستان میں سفارتی مشنوں کے دیگر ارکان بھی پریڈ دیکھیں گے (استار)

سیلاب زدگان کیلئے عطیہ جات

لنڈن ۹ فروری۔ برطانیہ ہالینڈ اور بلجیم کے سیلاب زدگان کیلئے اشیاء اور نقدی کی صورت میں لگاتار مختلف مقامات سے عطیہ جات پہنچ رہے ہیں۔ ان تینوں ملکوں میں ہزاروں [illegible] کی جانفشانی اور سرعت کے ساتھ سمندری رخنوں کو بند کر رہے ہیں۔ کیونکہ اندیشہ کیا گیا ہے کہ دوسرے ہفتے مدوجزر کے باعث شاید مزید سیلاب کا سامنا کرنا پڑے (استار)

برطانیہ سے ریڈیائی اسپولوں کی کثیر برآمد

لنڈن ۹ فروری۔ برطانیہ سے گذشتہ سال پاکستان اور بھارت کے علاوہ دیگر ملکوں کو ریڈیائی اسپولوں کے ۳۳،۰۰۰ پارسل ارسال کئے گئے۔ یہ تعداد ایک نئی برآمدی تجارت [illegible] کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ تجارت ۱۹۴۸ء میں ۳۳ پارسل ارسال کرکے شروع کی گئی تھی اور اس وقت سے لگاتار ترقی کر رہی ہے

سائنسدانوں کو امید ہے کہ ۱۹۵۳ء کے دوران میں ۵۰،۰۰۰ کے قریب پارسل درساور بھیجے جائیں گے (استار)